بسم اللہ الرحمن الرحیم

# رمضان کے احکام ومسائل

## رمضان کے روزے فرض ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اے ایمان والو تم پر روزے فرض کردیے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار (متقی) بن جاؤ"۔ (سورہ بقرہ:183)

## رمضان کے مہینے اور روزوں کی فضیلت:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔"(صحیح بخاری:1899)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ایمان واخلاص اور ثواب کی نیت سے روزے رہتا ہو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں"۔(صحیح مسلم،حدیث:37)

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت کے 8 دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ کا نام ریان ہے، اس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے"۔(صحیح بخاری،حدیث:3257)

## ماہ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چاہیے:

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:"چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر عید کرو،اگر 29 شعبان کو بادل ہو تو شعبان کے 30 دن پورے کرکے روزہ رکھنا شروع کرو"۔(صحیح بخاری،حدیث: 1909 اور صحیح مسلم،حدیث:1081)

تنبیہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شہر ہر ملک کے لوگ اپنا اپنا چاند دیکھ کر رمضان کے روزے رکھنا شروع کردیں گے اور اسی طرح عید کریں گے۔یاد رکھے کہ دور کی رویت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔مثلاً سعودی عرب میں چاند نظر آجائے تو حیدآباد کے لوگ رمضان کے روزے رکھنا شروع نہیں کرسکتے۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ملک شام میں جمعہ کو چاند نظر آیا،جبکہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ہفتہ کو چاند دیکھا تھا،لیکن پھر انہوں نے اپنے شاگرد کے کہنے پر فرمایا:ہم تین دن تک روزے رکھتے رہیں گے حتٰی کہ چاند نظر آجائے، پوچھا گیا:کیا آپ معاویہ اور ان کے روزہ کا کوئی اعتبار نہیں کرتے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی اعتبار نہیں کیونکہ رسول ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم دیا تھا۔(صحیح مسلم،حدیث:1087)

## رمضان کے روزہ کی نیت:

یہ برحق ہے کہ ہر عمل کی قبولیت کیلئے نیت کی ضرورت ہے۔جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث سے ثابت ہے لیکن نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں، مثلاً رمضان کی تیاری کرنا،چاند دیکھنا یا معلوم کرنے کی کوشش کرنا،سحری کھانا وغیرہ۔ان سب کاموں سے نیت ثابت ہو جاتی ہے۔لیکن یاد رہے کہ زبان سے روزہ کی نیت (مثلاً بصوم غدٍ نویت من شهر رمضان) ثابت نہیں ہے۔

## روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا:

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے وہ خیر اور بھلائی پر رہیں گے"۔(صحیح بخاری،حدیث: 1957، صحیح مسلم،حدیث:1098)

## روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا یہود و نصاریٰ کا عمل ہے:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہود و نصاری افطار کرنے میں تاخیر کرتے ہیں"۔(سنن ابن ماجہ،حدیث: 1698 وسندہ حسن)

تنبیہ: تاخیر کرنے سے مراد افطار کا وقت ہو جانے کے بعد بھی افطار نہ کرنا ہے اور افطار کا وقت غروب آفتاب ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

## روزہ افطار کرنے کا وقت غروب آفتاب ہے:

جب سورج غروب ہو جائے تو افطار کر لینا چاہئے، افطار کرنے کیلئے اذان یا سیرن کا انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ افطار کیلئے سورج کا غروب ہونا شرط ہے، اذان یا سیرن نہیں۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رات اس طرف (یعنی مشرق) سے آئے اور دن ادھر (یعنی مغرب) میں چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ کے افطار کا وقت ہو گیا۔" (صحیح بخاری،حدیث: 1954، صحیح مسلم،حدیث: 1100)

دوسری حدیث میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن ابی عوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:"ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور آپ ﷺ روزہ سے تھے، جب سورج غروب ہوا تو آپ نے ایک صحابی (سیدنا بلال رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ اے فلاں! میرے لئے اُٹھ کر ستّو گھول، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آپ تھوڑی دیر اور ٹھہرتے، پھر آپ ﷺ نے وہی حکم دیا کہ اتر کر ستّو گھول، لیکن ان (بلال رضی اللہ عنہ) کا اب بھی وہی خیال تھا کہ دن ابھی باقی ہے، پھر آپ ﷺ نے وہی حکم دوبارہ دیا، چنانچہ وہ اترے اور ستّو گھول دئے اور رسول اللہ ﷺ نے اسے پی لیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم یہ دیکھ لو کہ رات اس مشرق کی طرف سے آگئی تو روزہ دار کو افطار کر لینا چاہیے۔" (صحیح بخاری،کتاب الصوم،حدیث: 1955، صحیح مسلم،حدیث: 1101،سنن ابوداود،حدیث:2352)

اللہ اکبر! دیکھیئے کس طرح سورج غروب ہوتے ہی آپ ﷺ بے چین ہوگئے اور بار بار اپنے ساتھی کو حکم دیتے رہے کہ میرے افطار کا وقت ہو چکا ہے۔ اور بے چین کیوں نہ ہوں کیونکہ امت کی بھلائی غروب آفتاب سے افطار کرنے میں ہے، دین کی بھلائی جلدی افطار کرنے میں ہے اور تاخیر کرنا تو یہود و نصاری کا عمل ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

آپ دیکھیئے کہ اس زمانے میں نہ تو کوئی گھڑی تھی اور نہ ہی کوئی الارم، نہ تو کوئی اخبارات میں اوقات دیئے جاتے تھے، اور نہ ہی انٹرنیٹ پر کوئی ٹائمنگ دکھائی دیتی تھی، پر افسوس کہ آج ہمارے معاشرے میں علم کی کمی کی وجہ سے قرآن و حدیث کو نہ پڑھنے کی وجہ سے افطار میں لوگ وقت ہونے کے بعد بھی پانچ یا سات منٹ تک تاخیر کرتے ہیں اور سنت کی مخالفت کرتے ہیں۔ آج غروب آفتاب کی ٹائمنگ دیکھنے کیلئے کسی پہاڑ پر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمارے موبائل میں انٹرنیٹ اور جتنے بھی اخبارات ہیں اس میں غروب آفتاب کا وقت

الگ دیا جاتا ہے، لوگ سب دیکھتے ہیں پر خاص طور سے نیچے افطار کا وقت لکھ کر 5 یا 7 منٹ تاخیر والی ٹائمنگ لکھی ہوئی ہوتی ہے، یہ نبی ﷺ کی سنت کی مخالفت ہے۔

## افطار کس چیز سے کیا جائے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی نے روزہ رکھا ہو تو اُسے چاہئے کہ کھجور سے افطار کرے، اگر کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے، بلاشبہ پانی پاک کرنے والا ہے"۔(سنن ابوداؤد، حدیث: 2355، سنن ترمذی، حدیث:695)

تنبیہ: کچھ لوگ کھجور نہ ملنے کی سورت میں نمک سے روزہ افطار کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس پانی موجود ہوتا ہے ایسا عمل اس حدیث کے خلاف ہے۔

## روزہ افطار کی دعا :

بسم اللہ کہہ کر افطار کرنا چاہیے۔

تنبیہ : سنن ابی داود کی ایک راویت میں "اللھم لك صمت و علیٰ رزقك افطرت" کے الفاظ آئے ہے لیکن یہ روایت ثابت نہیں ہے بلکہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

## روزہ افطار کرنے کے بعد کی دعا:

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:"رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: (ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابتَلَّتِ العُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجرُ إِن شَاءَ اللهُ)" پیاس بجھ گئی، رگئیں تر ہو گئیں اور اللہ چاہا تو اجر بھی ثابت ہو جائے گا"۔(سنن ابوداؤد، حدیث: 2357، سند حسن)

## جو شخص روزہ دار ہو کر جھوٹ بولنا، غیبت کرنا اور دوسرے گناہ کرنا نہیں چھوڑتا تو اس کا روزہ برباد ہو گا :

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :"جو شخص جھوٹ اور بے ہودہ باتیں بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانے پینے کے چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے"۔(صحیح بخاری کتاب الصوم، حدیث: 1903)

اس حدیث سے واضح ہو چکا ہے کہ جو شخص کبیرہ (بڑے) گناہ کرتا ہے تو اسکا روزہ رہنا، نہ رہنے کے برابر ہے۔ اب ذرا سوچئے کہ جو لوگ کبیرہ گناہ میں سب سے بڑا گناہ یعنی شرک کرتے ہیں تو انکے روزے کیا قبول ہوں گے ؟

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ:"اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرائے، حالانکہ اللہ ہی نے ہم کو پیدا کیا"۔ پھر میں نے (عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے کہا: "یہ شرک تو واقعی بڑا گناہ ہے"۔(صحیح بخاری، حدیث:4477)

اور لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہیں کہ: "اے میرے بیٹے! شرک نہ کرنا بیشک شرک سب سے بڑا ظلم ہے"۔(سورۃ لقمان آیت:13)

اب آپ ہی سوچئے کہ جھوٹ اور غیبت جو کہ لوگ معلمولی سمجھ کر آسانی سے کر دیتے ہیں جب کہ وہ بھی کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہیں، جب یہ گناہ انسان کرنے سے اللہ تعالیٰ روزہ قبول نہیں کرتا تو شرک تو سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے، اس گناہ سے تو روزہ ہی کیا بلکہ تمام اعمال کو اللہ تعالیٰ برباد کر دیگا۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے 18 انبیاء کرام علیہم السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:"اگر (بالفرض محال) ان لوگوں نے بھی شرک کیا ہوتا تو ان کے بھی سب اعمال ضائع (برباد) ہو جاتے"۔ (سورۃ انعام، آیت:88)

اس آیت سے صاف ظاہر ہو چکا ہے کہ جو لوگ شرک کرتے ہیں ان کے نیک اعمال جیسے نماز، روزہ، صدقہ، حج، قربانی وغیرہ سب برباد ہو جاتے ہیں۔

## شرک کسے کہتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہی سب کا رب ہیں، وہی روزی دینے والا ہے، وہی مشکلوں کو حل کرنے والا ہے، وہی عبادت کے لائق ہے، اس توحید سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو ساتھی بنالینا انہیں معبود سمجھنا شرک اکبر ہے جس کا کرنے والا ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:"جو کوئی اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرتا تو وہ جہنم میں جائے گا"۔ (صحیح بخاری، حدیث: 4497)

آج معاشرہ میں لوگوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا تو زبان سے اقرار کر لیا پر نہ تو اس کلمہ کو سمجھا اور نہ ہی اس کلمہ توحید پر عمل کیا بلکہ اس کلمہ کی مخالفت کر رہا ہے۔ تمام عبادات کو صرف اللہ ہی کیلئے خاص کرنا، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، سجدہ، رکوع، قیام، دعا وغیرہ آج لوگوں نے یہ تمام عبادتیں زندوں اور مردوں کو دے دئے ہے۔ آج لوگ اللہ کو چھوڑ کر قبروں سے دعائیں مانگ رہے ہیں، حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "دعا ہی عبادت ہے"۔(سنن ابن ماجہ، حدیث:3828)

ایسے ہی سجدہ، رکوع، امید، توکل، خوف سب اللہ ہی کیلئے کرنا ہے، پر لوگوں نے ان عبادتوں میں نبیوں اور ولیوں کو شریک کر دیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:"اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو"۔(سورۃ نساء، آیت:36)

اللہ کے سوا اولیاء کو مدد کیلئے پکارنا یا مردوں کو وسیلہ بنانا بھی شرک ہے جو کہ گمراہی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہو گا جو اللہ کے سوا کسی ایسے کو پکارے جو قیامت تک بھی اس کا جواب نہ دے سکے اور وہ اس پکار سے ہی غافل ہے"۔ (سورۃ احقاف، آیت:5)

آج کل اُٹھتے بیٹھتے لوگ "یا علی مدد، یا رسول اللہ مدد اور گھروں کے باہر جھنڈوں پر یا غوث المدد" لکھتے ہیں۔ میرے بھائیو مدد کیلئے غائب میں کسی کو پکارنا عبادت ہے اور یہ قسم صرف اللہ ہی کیلئے ہے، اس میں نہ نبی کو شریک کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ولی کو۔ بلکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے پیارے صحابہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:"تم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اللہ ہی سے اپنی سب حاجتیں مانگے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے"۔ (سنن ترمذی، کتاب الدعا، حدیث:3604)

اور اللہ تعالیٰ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: "(تمہارے رب کا فرمان ہے) تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا"۔ (سورۃ مومن، آیت:60)

اگر عبادت صرف اللہ کیلئے خاص کی جائے گی اور اللہ کی صفات میں کسی کو شریک نہ کیا جائے گا اور توحید پر مکمل اعتماد کے ساتھ عمل پیرا ہوں گے تو ان شاء اللہ ہمارے روزہ اور ہماری ساری عمر بھر کی عبادات اللہ تعالیٰ قبول کریں گے۔ اگر شرک کسی بھی طریقے سے ہو، اسے معافی نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:"یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ کے ساتھ شریک مقرر کیا اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا"۔(سورۃ نساء، آیت:48)

اللہ تعالی سے دعاہے کہ ہم سب صرف اللہ ہی سے مدد مانگیں، اسی پر بھروسہ کریں، اسی کی عبادت کرنے اور لوگوں کو توحید کی دعوت دینے اور شرک سے روکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## روزہ دار سے اگر کوئی جھگڑے تو وہ کیا کرے؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو کسی قسم کی فحش باتیں یا جہالت کا کام نہ کرے، اگر کوئی دوسرا اس سے جھگڑے یا گالی گلوچ کرے تو اسے چاہئے کہ اسے کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں"۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1894)

## رمضان المبارک کے بعض مسائل:

(1) اگر کوئی شخص حالت روزہ میں بھول کر کھا پی لے تو اس کا روزہ برقرار رہتا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ شام کو غروب آفتاب کے بعد افطار کرلے۔ (دلیل کیلئے دیکھئے صحیح بخاری، حدیث: 1933)

(2) روزہ کی حالت میں مسواک کیا جاسکتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 9173)

(3) روزہ کی حالت میں سرما لگایا جاسکتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 9275)

(4) جس شخص کو روزہ کی حالت میں خود بخود دقے (وامٹنگ) آجائے تو اسکا روزہ نہیں ٹوٹتا، اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: 9188، وسندہ صحیح)

(5) جو شخص سحری کر رہا ہو اور کھانے کے ہاتھ اس کے برتن میں ہو (یعنی وہ کھانا کھا رہا ہو) اور صبح (فجر) کی اذان ہو جائے تو وہ کھانے کو مکمل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد، حدیث: 2350)

(6) اگر کوئی شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروائے تو اسے روزہ دار جتنا ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کمی نہیں ہوتی۔ (سنن ترمذی، حدیث: 807)

(7) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جس میں کوئی (چیز) مرضی سے داخل ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اگر کوئی چیز باہر نکلے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (الاوسط لابن المنذر، جلد 1، ص: 185، وسندہ صحیح)

تنبیہ: اس عصر سے معلوم ہوا کہ ہر قسم کے ٹیکہ، انجکشن سے بچنا چاہیے، اگر کوئی بیمار ہو جائے تو وہ روزہ ترک کرکے بعد میں ان کی قضاء کرلے۔

(8) دائمی مریض (یعنی ہمیشہ کا بیمار) جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو، اسے ہر روزے کا کفارہ یعنی ہر دن کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔ (سنن دارالقطنی 2/205)

(9) سفر میں روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے لیکن اس روزہ کی قضا بعد میں ادا کرنا ہوگا اور اگر طاقت ہو اور مشقت نہ ہو تو سفر میں روزہ رکھنا بہتر ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1943)

(10) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1904)

(11) سحری کھانے میں تاخیر کرنا مستحب (بہتر) عمل ہے۔ (صحیح بخاری: 1921)

## شوال کے روزوں کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد 6 روزے شوال کے رکھے تو یہ عمل سارے سال روزہ رکھنے کی مانند ہو گا"۔(صحیح مسلم، حدیث:1164)

## تراویح کی نماز 8 رکعت ہی سنت ہے:

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے آکر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول ﷺ کی رات کی نماز کے تعلق سے سوال کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "رمضان ہو یا غیر رمضان رسول ﷺ 11( 8+3 وتر) سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے"۔(صحیح بخاری، حدیث:1147،2013)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول ﷺ نے ہمیں رمضان میں 8 رکعت اور وتر پڑھائی"۔(صحیح ابن خزیمہ، حدیث:1070)

تنبیہ: جو لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں 20 رکعات پڑھائی جاتی تھی کے قائل ہیں، ان کا یہ قول بے بنیاد ہے اور جن روایات کو پیش کیا جاتا ہے وہ سب ضعیف ہے حالانکہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے 11( 8+3 وتر) کا حکم دیا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں رات کے وقت 11(8+3 وتر) پڑھائیں۔ (موطا امام مالک، ص: 98، حدیث 249، وسندہ صحیح)

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:"ہم عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں 11(8+3 وتر) پڑھتے تھے"۔(سنن سعید بن منصور:1/349)

تنبیہ: کئی بڑے حنفی علماء بھی 8 رکعات تراویح کے قائل تھے جیسے کہ انور شاہ کشمیری دیوبندی فرماتے ہیں: مگر نبی ﷺ سے 8 رکعت صحیح ثابت ہے اور 20 رکعت والی جو روایات ہے تو وہ آپ سے ضعیف سند سے مروی ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے"۔ (شرح ترمذی العرف الشذی:1/66)

نوٹ: تراویح 8 رکعت کے مزید دلائل جاننے کیلئے دیکھیئے شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ کی کتاب "تعداد رکعت قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ" کا مطالعہ کریں۔

وتر کی نماز(1) یا تین یا پانچ یا سات یا نو پڑھی جاسکتی ہے اور وتر کی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد نبی ﷺ یہ کلمات(**سبحان الملك القدوس**) تین مرتبہ کہتے اور تیسری بار بلند آواز سے یہی کلمات کو اور لمبا کرتے تھے اور پھر ایک مرتبہ یہ فرماتے تھے (**رب الملئكة والروح**)۔ (سنن ابو داؤد، حدیث: 1430، سنن دار قطنی، حدیث:1644)

## اعتکاف کے مسائل:

(1) ہر عبادت کیلئے نیت ضروری ہے اور چونکہ اعتکاف بھی عبادت ہے لہٰذا اس کے لئے بھی نیت لازمی ہے پر یاد رہے کہ زبان سے نیت کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

(2) اعتکاف سنت ہے۔

(3) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:"رسول ﷺ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے، حتی کہ آپ وفات پاگئے، پھر آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف کیا کرتی تھیں"۔(صحیح بخاری، حدیث:6696)

تنبیہ: اس حدیث سے پتہ چلا ہے کہ عورتیں بھی اعتکاف مسجد میں بیٹھ سکتی ہیں، اگرچہ کہ پردہ کا معقول انتظام ہو، یادرہے کہ عورتوں کا گھر میں اعتکاف بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

(4) اعتکاف تمام مساجد میں جائز ہے۔(فتح الباری:806/4)

تنبیہ: جس روایت میں 3 مسجدوں کے علاوہ اعتکاف بیٹھنے پر ممانعت ہے وہ روایت سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(5) اعتکاف میں زیادہ تر عبادات، نفلی نمازوں کا اہتمام، قرآن کی تلاوت اور ذکرو اذکار کرنا بہترین عمل ہے۔

(6) اعتکاف میں ہنسی مذاق، غیبت، جھوٹ وغیرہ سے اجر نہیں ملتا بلکہ اعتکاف ضائع ہو جاتا ہے۔

## شب قدر کی فضیلت:

(1) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "شب قدر کی عبادت (1000) مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔(سورۃ القدر: آیات 3تا5)

(2) نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کرتا ہے اس کے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (صحیح بخاری، حدیث:2014)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شب قدر کو رمضان کی آخری عشرہ کی طاق (29،27،25،23،21)راتوں میں تلاش کرو"۔ (صحیح بخاری، ح:2017)

## صدقۃ الفطر ادا کرنا فرض ہے:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا تاکہ روزہ دار کیلئے لغو اور بیہودہ اقوال وافعال سے پاکیزگی ہو جائے اور مسکینوں کو طعام (اناج) حاصل ہو جائے۔ (سنن ابوداؤد، حدیث:1609)

## صدقۃ الفطر کب دیا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اسے (صدقۃ الفطر) کو نماز عید سے پہلے ادا کر دیا تو یہ ایسا صدقہ ہے جو قبول کر لیا گیا اور جس نے اسے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقہ میں سے ایک صدقہ ہے۔(سنن ابوداؤد، حدیث:1609)

تنبیہ: حدیث کے اندر صدقہ فطر دینے کے تعلق سے ایک صاع آیا ہے جو غلہ ناپنے کا برتن ہے جس میں چار مد ہوتے ہیں اور ایک مد دونوں ہاتھوں کو ملا کر بھرنے کی مقدار کو کہتے ہیں اور اگر چار مد کو کیلو کے حساب سے دیکھا گیا تو کم و بیش ڈھائی (2.5) کیلو کے برابر ہوتا ہے۔

## عیدین کے احکام و مسائل:

شریعت اسلامیہ میں دو ہی عیدیں ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ ان کے علاوہ شریعت اسلامیہ میں کسی تیسری عید اور مذہبی تہوار منانے کی اجازت نہیں ہے۔

(1) سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: "رسول ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ کے دو دن تھے، جس میں وہ کھیل کود کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہم جاہلیت میں ان دو دنوں میں کھیل کود کرتے تھے، یہ سن کر رسول ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے تمہیں ان دو دنوں کے بدلے، دو بہترین دن (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) دیئے ہیں۔ (سنن ابو داؤد، ح1134)

(2) عید کے دن غسل کرنا مستحب (بہتر) عمل ہے۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی: 3/278)

(3) عید کے دن بہترین لباس پہننا مستحب عمل ہے (سنن الکبریٰ للبیہقی، 3/281)

(4) عید الفطر کے دن نماز عید سے قبل طاق (1، 3، 5، 7) کھجور کھانا مستحب ہے، اور یہ آپ ﷺ کا دائمی (ہمیشہ کا) معمول تھا۔ (صحیح بخاری ح953)

(5) عید کی نماز عید گاہ میں ہی پڑھنا چاہیئے۔ اگر شدید بارش ہو یا کوئی شرعی عذر ہو تو مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(6) سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ ہم بالغ اور پردہ نشین کو عیدین میں لائیں اور آپ ﷺ حائضہ عورتوں کو بھی حکم دیا کہ وہ مسلمانوں کی نماز سے علیحدہ رہیں۔ (صحیح بخاری، حدیث: 974)

دوسری حدیث میں یہ الفاظ اضافہ ہیں کہ حائضہ عورت عید گاہ میں آئے لیکن نماز گاہ سے علیحدہ رہے اور وہ مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہو، اس پر اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول ﷺ ہم میں سے کسی کی اوڑھنی نہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بہن (کوئی مومنہ) اسے اپنی اوڑھنی پہنا دے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 890، سنن ابن ماجہ، حدیث: 1307)

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کا بھی عید گاہ جانا ضروری ہے، پر مردوں کیلئے خوشبو لگا کر جانا مستحب ہے، جبکہ عورتوں کو خوشبو لگا کر جانا حرام قرار دیا گیا ہے۔ (دیکھئے سنن ابو داؤد، حدیث: 4173)

(7) عیدین کی نماز 2 رکعت ہے، پہلی رکعت میں 7 تکبیریں ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 1678)

(8) عید کی نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرنا سنت ہے۔ (مسند احمد: 4/316)

(9) عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے نہ کوئی نماز ہے اور نہ عید کی نماز کے بعد کوئی نماز پڑھی جائے گی۔ (صحیح بخاری، حدیث: 989)

(10) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید کے دن "تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنكَ" کے الفاظ سے عید کی مبارک بادی دیتے تھے۔ (فتح الباری: 2/5757)

(11) عید کو جاتے وقت ایک راستے سے اور آتے وقت دوسرے راستے سے آنا مستحب عمل ہے۔ اور یہ نبی ﷺ کی سنت ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 986)

جمع و ترتیب

حافظ محمد شاہد